غارت کے ذمہ دار ہیں کہ انہوں نے آج تک ایسے کسی بھی واقعے کا سنجیدگی سے نوٹس نہیں لیا اور نہ ہی اصل مجرموں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی حالانکہ حکومت خوب اچھی طرح جانتی ہے کہ ملک میں کون دہشت گردی کر رہا ہے۔ لیکن وہ بوجوہ ان پر ہاتھ نہیں ڈالتی۔ اس میں حکومت کی نام نہاد روشن خیالی، لبرل ازم ، سیکولرازم اور استعماری ایجنسی کو بڑا دخل ہے۔ حکومت چاہتی ہے کہ دینی قوتیں کمزور ہوں، مساجد ویران ہوجائیں، دینی ادارے تباہ ہوجائیں، دینی جماعتیں بے وقار ہو کر عوام کا اعتماد کھو بیٹھیں، جہادی قوتیں منتشر ہوجائیں اور دینی اجتماعیت کا جنازہ نکل جائے۔ ایسے واقعات سے عوام خوفزدہ ہوں گے اور مذہبی قوتوں، اداروں اور شخصیتوں سے متنفر ہو جائیں گے۔ یہ محض حکومت کی خوش فہمی ہے۔ دین کا کام چند گروہوں اور جماعتوں کا محتاج نہیں ہے۔ اگر چند افراد حکومت کے جھانسے میں آ بھی جائیں اور حصول زر، جلب منفعت اور قرب اقتدار کے جذبۂ پلید میں مبتلا ہو کر دین کا کام چھوڑ دیں تو اس سے دین کا کام نہیں رکے گا۔ ماضی میں بھی صدیوں سے لادین حکمران یہی حربے آزماتے آئے ہیں اور ہمیشہ منہ کی کھاتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت کے لئے پہلے بھی افراد پیدا کیے اور آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں گے۔

مسجد الخیر ملتان کا سانحہ ملکی تاریخ کا بہت بڑا سانحہ ہے اگر حکومت اس کے مجرموں کو گرفتار کرنے اور انہیں سزا دینے میں ناکام رہتی ہے یا عملاً کوتاہی کرتی ہے تو پھر نوشتۂ دیوار پڑھ لے کہ یہاں خانہ جنگی ہوگی اور کوئی بھی محفوظ نہیں رہے گا۔ خود حکمرانوں کے لئے زمین تنگ ہو رہی ہے اور انہیں کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ ایسے واقعات مزید ہوں گے اور یہ آگ سب کو اپنے شعلوں کی لپیٹ میں لے لے گی۔ یہ بات خاص طور پر قابلِ غور و فکر ہے کہ صرف مذہبی شخصیات اور ادارے ہی زیادہ تر اس دہشت گردی اور تشدد کی زد میں ہیں۔ ہمارے نزدیک موجودہ حکومت کے ارادوں اور عزائم کو بھانپنے کے لئے یہی ایک نکتہ کافی ہے۔ شہداء کے وارثوں میں محض تیس تیس ہزار روپے کے چیک تقسیم کر کے ان کے زخموں کو مندمل نہیں کیا جا سکتا۔ ایک مظاہرہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے رو برو ملتان میں ہوا کہ شہداء کے لواحقین پھٹ پڑے اور امدادی چیک رد کرتے ہوئے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ اگر حکومت ملک بچانا چاہتی ہے تو دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے موثر اقدامات کرے اور مجرموں کو پکڑ کر عبرتناک سزا دے۔

میر مرتضیٰ بھٹو کا قتل:

ذوالفقار علی بھٹو کے آخری جانشین اور دہشت گرد تنظیم الذوالفقار کے بانی میر مرتضیٰ بھٹو ۲۰ ستمبر کی شب اپنی بہن بے نظیر کے عہد اقتدار میں پولیس کے ہاتھوں کراچی میں قتل کر دیئے گئے۔ اس حادثہ پر وزیر داخلہ مسٹر بابر نے کہا کہ "اس قتل کا پس منظر اور تمام تفصیلات میرے علم میں ہیں لیکن میں بتانا نہیں چاہتا اس سے حالات مزید خراب ہوں گے، البتہ اگر پارلیمنٹ میں تفصیلات طلب کی گئیں تو میں بتا دوں گا۔"

ادھر ۲۸ ستمبر کو مرتضیٰ بھٹو کے قتل کے ایک عینی شاہد اور اہم کردار تھانہ کلفٹن کے ایس ایچ او مسٹر حق نواز سیال کو پولیس کی حفاظت میں قتل کر دیا گیا جبکہ پاکستان ٹیلی ویژن پر اس کی ہلاکت کو خودکشی قرار دیا گیا